

مکتوب (۲۹)

اہل بصرہ کی طرف

تمہاری تفرقہ پردازی و شورش انگیزی کی جو حالت تھی اس کو تم خود سمجھ سکتے ہو، لیکن میں نے تمہارے مجرموں سے درگزر کیا، پیٹھ پھرانے والوں سے تلوار روک لی اور بڑھ کر آنے والوں کیلئے میں نے ہاتھ پھیلا دیئے۔ اب اگر پھر تباہ کن اقدامات اور کج فہمیوں سے پیدا ہونے والے سفیہانہ خیالات نے تمہیں عہد شکنی اور میری مخالفت کی راہ پر ڈالا، تو سن لو! کہ میں نے اپنے گھوڑوں کو قریب کر لیا ہے اور اونٹوں پر پالان کس لئے ہیں۔

اور تم نے مجھے حرکت کرنے پر مجبور کیا تو تم میں اس طرح معرکہ آرائی کروں گا کہ اس کے سامنے جنگ جمل کی حقیقت بس یہ رہ جائے گی جیسے کوئی زبان سے کوئی چیز چاٹ لے۔ پھر بھی جو تم میں فرماں بردار ہیں ان کے فضل و شرف اور خیر خواہی کرنے والے کے حق کو میں پہچانتا ہوں اور میرے یہاں یہ نہیں ہو سکتا کہ مجرموں کے ساتھ بے گناہ اور عہد شکنوں کے ساتھ وفادار بھی لپیٹ میں آجائیں۔

--☆☆--

مکتوب (۳۰)

معاویہ کے نام

جو دنیا کا ساز و سامان تمہارے پاس ہے اس کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور اس کے حق کو پیش نظر رکھو، ان حقوق کو پہچانو جن سے لاعلمی میں تمہارا کوئی عذر سنا نہ جائے گا۔ کیونکہ اطاعت کیلئے واضح نشان، روشن راہیں، سیدھی شاہراہیں اور ایک منزل مقصود موجود ہے۔ عقلمند و دانائان کی طرف بڑھتے ہیں اور سفلے اور کمینے ان سے کتر جاتے ہیں۔ جو ان سے منہ پھیر لیتا ہے وہ حق سے بے راہ ہو جاتا ہے اور

(۲۹) وَمِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ

وَقَدْ كَانَ مِنْ انْتِشَارِ حَبْلِكُمْ وَ شِقَاقِكُمْ مَا لَمْ تَغْبُوا عَنْهُ، فَعَفَوْتُ عَنْ مُجْرِمِكُمْ، وَ رَفَعْتُ السَّيْفَ عَنْ مُدْبِرِكُمْ، وَ قَبِلْتُ مِنْ مُقْبِلِكُمْ. فَإِنْ حَظَّتْ بِكُمْ الْأُمُورُ الْمُرْدِيَّةُ، وَ سَفَهُ الْأَرَاءِ الْجَائِرَةِ، إِلَى مُنَابَدَتِي وَ خِلَافِي، فَهَذَا أَنَا ذَا قَدْ قَرَّبْتُ جِيَادِي، وَ رَحَلْتُ رِكَابِي.

وَ لَئِنْ الْجَائِئُونَ إِلَى الْمَسِيرِ إِلَيْكُمْ، لَا وَفَعَنَ بِكُمْ وَفَعَةً لَا يَكُونُ يَوْمُ الْجَمَلِ إِلَيْهَا إِلَّا كَالْعَقْفَةِ لِاعْتِي، مَعَ أَنِّي عَارِفٌ لِذِي الطَّاعَةِ مِنْكُمْ فَضْلَهُ، وَ لِذِي التَّصِيحَةِ حَقَّهُ، غَيْرَ مُتَجَاوِزٍ مُتَّهَمًا إِلَى بَرِيٍّ، وَ لَا نَاكِثًا إِلَى وَفِيٍّ.

-----☆☆-----

(۳۰) وَمِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِلَى مُعَاوِيَةَ

فَاتَّقِ اللَّهَ فِيمَا لَدَيْكَ، وَ انْظُرْ فِي حَقِّهِ عَلَيْكَ، وَ ارْجِعْ إِلَى مَعْرِفَةِ مَا لَا تُعْذَرُ بِجَهَالَتِهِ، فَإِنَّ لِلطَّاعَةِ أَعْلَامًا وَاضِحَةً، وَ سُبُلًا نَيِّرَةً، وَ مَحَجَّةً نَهْجَةً، وَ غَايَةً مَّطْلُوبَةً، يَرِدُهَا الْأَكْيَاسُ، وَ يُخَالِفُهَا الْأُنْكَاسُ، مَنْ تَكَبَّ عَنْهَا جَارَ عَنِ الْحَقِّ،

گمراہیوں میں بھٹکنے لگتا ہے، اللہ اس سے اپنی نعمتیں چھین لیتا ہے اور اس پر اپنا عذاب نازل کرتا ہے۔

لہذا اپنا بچاؤ کرو! اللہ نے تمہیں راستہ دکھا دیا ہے اور وہ منزل بتا دی ہے کہ جہاں تمہارے معاملات کو پہنچانا ہے۔ تم زیاں کاری کی منزل اور کفر کے مقام کی طرف بگٹ ڈوڑے جا رہے ہو۔ تمہارے نفس نے تمہیں برائیوں میں دھکیل دیا ہے اور گمراہیوں میں جھونک دیا ہے اور ہلکوں میں لا اُتارا ہے اور راستوں کو تمہارے لئے دشوار گزار بنا دیا ہے۔

--☆☆--

وصیت نامہ (۳۱)

صفین سے پلٹتے ہوئے جب مقام ”حاضرین“ میں منزل کی تو امام حسن علیہ السلام کیلئے یہ وصیت نامہ تحریر فرمایا:

یہ وصیت ہے اس باپ کی جو فنا ہونے والا اور زمانہ (کی چیرہ دستیوں) کا اقرار کرنے والا ہے، جس کی عمر پیڑھ پھرائے ہوئے ہے اور جو زمانہ (کی سختیوں) سے لاچار ہے اور دنیا کی برائیوں کو محسوس کر چکا ہے اور مرنے والوں کے گھروں میں مقیم اور کل کو یہاں سے رخت سفر باندھ لینے والا ہے، اس بیٹے کے نام جو نہ ملنے والی بات کا آرزو مند، جادہ عدم کا راہ سپار، بیماریوں کا ہدف، زمانہ کے ہاتھ گرو، مصیبتوں کا نشانہ، دنیا کا پابند اور اس کی فریب کاریوں کا تاجر، موت کا قرض دار، اجل کا قیدی، غموں کا حلیف، حزن و ملال کا ساتھی، آنفوں میں مبتلا، نفس سے عاجز اور مرنے والوں کا جانشین ہے۔

اما بعد! تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ میں نے دنیا کی روگردانی، زمانہ کی منہ زوری اور آخرت کی پیش قدمی سے جو حقیقت پہچانی ہے، وہ

وَ حَبَطَ فِي التَّيْبِهِ، وَ غَيَّرَ اللَّهُ نِعْمَتَهُ، وَ أَحَلَّ بِهِ نِقْمَتَهُ.

فَنَفْسَكَ نَفْسَكَ! فَقَدْ بَيَّنَّ اللَّهُ لَكَ سَبِيلَكَ، وَ حَيْثُ تَنَاهَتْ بِكَ أُمُورَكَ، فَقَدْ أَجْرَيْتَ إِلَى غَايَةِ خُسْرٍ، وَ مَحَلَّةِ كُفْرٍ، وَ إِنَّ نَفْسَكَ قَدْ أَوْلَجَتْكَ شَرًّا، وَ أَقْحَمَتْكَ غَيًّا، وَ أَوْرَدَتْكَ الْمَهَالِكِ، وَ أَوْعَرَتْ عَيْنَكَ الْمَسَالِكِ.

-----☆☆-----

(۳۱) وَمِنْ وَصِيَّةِ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، كَتَبَهَا إِلَيْهِ بِحَاضِرِينَ مُنْصَرِفًا مِنْ صَفِيِّنَ:

مِنَ الْوَالِدِ الْفَانِ، الْمُقَرِّ لِلزَّمَانِ، الْمُدْبِرِ الْعُمْرِ، الْمُسْتَسْلِمِ لِلدَّهْرِ، الذَّامِرِ لِلدُّنْيَا، السَّاكِنِ مَسَاكِنِ الْمَوْتَى، الظَّلَاعِنِ عَنْهَا غَدًا، إِلَى الْمَوْلُودِ الْمُوَمَّلِ مَا لَا يُدْرِكُ، السَّالِكِ سَبِيلَ مَنْ قَدْ هَلَكَ، غَرَضِ الْأَسْقَامِ، وَ رَهِيْنَةِ الْآيَامِ، وَ رَمِيَّةِ الْمَصَائِبِ، وَ عَبْدِ الدُّنْيَا، وَ تَاجِرِ الْغُرُورِ، وَ غَرِيمِ الْمَنَايَا، وَ أَسِيرِ الْمَوْتِ، وَ حَلِيفِ الْهُمُومِ، وَ قَرِيْنِ الْأَحْزَانِ، وَ نُصْبِ الْأَفَاتِ، وَ صَرِيْعِ الشَّهَوَاتِ، وَ خَلِيْفَةِ الْأَمْوَاتِ.

أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ فِيْمَا تَبَيَّنْتُ مِنْ إِدْبَارِ الدُّنْيَا عَيْنِي، وَ جُمُوحِ الدَّهْرِ عَلَيَّ، وَ إِقْبَالَ